جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی

مدیر:- نعیم احمد تیمر

جلد نمبر 8 کتابت و ڈیزائننگ: عاصم شہزاد ماہ ظہور 1382 ہش بمطابق اگست 2003 شمارہ نمبر 8

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ۔ (ابن ماجہ ابواب الادب باب اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو (اس کی حیثیت کے مطابق) اس کی عزت و تکریم کرو۔ (حدیقۃ الصالحین صفحہ 401)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ، وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ، وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ۔ (بخاری کتاب الاستئذان باب سلام الراکب علی الماشی) حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے زیادہ آدمیوں کو سلام کہنے میں پہل کریں۔

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لوکل امارت فرینکفرٹ: کے تحت مورخہ 15 جون کو بیت السبوح میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ فضل الرحمٰن صاحب نے کی۔ اُردو و جرمن ترجمہ کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت" خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کے بعد صدر صاحب جلسہ نے آنحضرت ﷺ پر اس مجلس میں درود بھیجنے کے متعلق حاضرین کو توجہ دلائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بارہ میں دو اقتباسات سنائے۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم ساجد نسیم صاحب مربی سلسلہ نے "آنحضرت ﷺ کا بلند مقام" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر لجنہ کی طرف سے محترمہ ڈاکٹر امۃ الرقیب صاحبہ نے "آنحضرت ﷺ کا ازواج مطہرات سے سلوک" کے موضوع پر کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا آنحضور ﷺ کی شان میں منظوم کلام "صلی اللہ علیہ وسلم" حاضرین جلسہ کی شمولیت سے پڑھا گیا جس سے سب پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ اس کے بعد مکرم ذکریا خان صاحب صدر جماعت البانیہ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر بہت پُر اثر خطاب فرمایا۔ آخر میں صدر مجلس نے حاضرین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ اس جلسہ میں کل 575 مرد و خواتین نے شرکت کی۔ (رپورٹ عبدالقیوم شاکر۔ جنرل سیکرٹری)

جماعت لمبرگ: میں مورخہ 13 جون بروز جمعۃ المبارک جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد ہوا۔ جلسہ نماز جمعہ کے بعد شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے حوالے سے مندرجہ ذیل عنوانات پر مبنی تقاریر کی گئیں۔ "آنحضور ﷺ کے ذرائع اصلاح و تربیت"، "آنحضرت ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ"، "آنحضور ﷺ کے پاکیزہ اخلاق"، "سیرت حضرت محمد ﷺ"۔ الحمدللہ کہ جلسہ بہت کامیاب اور بابرکت رہا۔ اس جلسہ کے موقع پر تمام تنظیمیں شامل ہوئیں اور کل حاضری 74 رہی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آنحضرت ﷺ کے بتائے ہوئے رستے پر چلنے کی توفیق دیتا رہے۔

اجتماعات واقفینِ نو

ا۔ مورخہ 9 مارچ کو لوکل امارت "مائنز ویزبادن" کا پہلا سہ ماہی اجتماع برائے واقفین نو منعقد ہوا۔

۲۔ ریجن "نیدرزاکسن" میں سال 2003 کی پہلی سہ ماہی کا اجتماع برائے واقفین نو تین مختلف جگہوں پر منعقد کیا گیا تا شمولیت میں آسانی ہو۔ پہلا اجتماع یکم مارچ کو Hanover میں منعقد ہوا۔ دوسرا اجتماع 29 مارچ کو Vechta میں منعقد ہوا جبکہ تیسرا اجتماع 30 مارچ کو Bremen میں منعقد ہوا۔

۳۔ ریجن ہیسن ڈارمسٹڈ میں یکم مئی کو بمقام گیروس گیراؤ اجتماع برائے وقف نو منعقد ہوا۔

اسلام کے متعلق سوال و جواب کی دلچسپ محفل

مورخہ 10 جون کو Alzey میں اسکول کے بچوں کے ساتھ اسلام کے موضوع پر ایک سوال و جواب کا پروگرام منعقد ہوا جس میں مکرم لئیق احمد منیر صاحب اور مکرم مبارک تنویر صاحب مربیان سلسلہ نے شرکت کی۔ اس گفتگو کا انتظام ایک احمدی بچی عزیزہ سہیل نے اپنی دو استانیوں کی رضامندی سے کیا۔ اس میں آٹھویں جماعت کے دونوں سیکشنز کے طلباء شامل ہوئے۔

مکرم مربی صاحب نے اسلام کا بنیادی تعارف کروایا پھر بچوں کو سوالات کرنے کا موقع دیا۔ بچوں نے مندرجہ ذیل موضوعات کے بارے میں سوالات کئے۔ اسلام میں عبادات، زکوٰۃ، حج، پردہ، شادی، جہاد،

(بقیہ صفحہ ۴ پر)

ترک و البانین افراد سے تبادلہ خیالات

مورخہ 8 اور 15 مارچ کو جماعت وائن گارٹن میں 23 ترک اور 9 البانوی قوم کے افراد سے الگ الگ میٹنگز میں تبادلہ خیالات ہوا۔ ترکی زبان میں سوالات کے جوابات محترم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ نے دیئے۔ حاضرین نے پوری توجہ اور انہماک سے گفتگو سنی۔ ایک نوجوان ترک پر اس مجلس کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ شدت جذبات سے وہ رو تا ہوا کہتا تھا کہ آج مجھ پر حقیقت کھلی ہے کہ جماعت احمدیہ ہی جماعت ہے جو اسلام کی صحیح تصویر دکھا رہی ہے۔

مکرم مبارک تنویر صاحب مربی سلسلہ نے مرکز سے تشریف لاکر البانوی میٹنگ میں شمولیت کی۔ یہ مجلس بہت دلچسپ رہی۔ اللہ تعالیٰ اس میں شامل ہونے والوں کو نور ہدایت سے نوازے۔ آمین۔ (رپورٹ ناصر احمد جاوید)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"ایک موقعہ پر جب کہ سالانہ جلسہ تھا، خاکسار عرفانی اور مفتی فضل الرحمان صاحب مہمانوں کے کھانے وغیرہ کے انتظام کے لئے مقرر ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے صاف الفاظ میں ہدایت فرمائی کہ سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ اور تمام کو ایک ہی قسم کا کھانا دیا جاوے۔ انتظام کے تحت ایک وقت دال پکتی تھی اور سب مہمانوں کو دال ہی پیش کی گئی۔ خواجہ کمال الدین صاحب مرغن پلاؤ اور گوشت کے شوقین تھے۔ ان کو بھی حسب معمول دال ہی پیش کی گئی۔ مولوی محمد علی صاحب کی نظر میں ہمارا یہ جرم ناقابل عفو تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے حضور مفتی فضل الرحمان کی شکایت ہوئی کہ انہوں نے خواجہ صاحب کو دال دی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو حقیقت معلوم تھی۔ آپ نے فرمایا کہ "میرے حکم سے ایسا ہوا ہے اور سب کو دال دی گئی ہے۔"

ایسا ہی ایک دوسرے موقعہ پر حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب والے مکان میں کھانے کا انتظام کر رہے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ اوپر سے خود نگرانی فرماتے تھے۔ جناب مولوی غلام حسن صاحب پشاوری (جو صاحبزادہ صاحب کے خسر تھے) کے لئے ہم نے چاہا کہ خاص انتظام کریں اور ان کے لئے پلاؤ وغیرہ پکوانے کا انتظام کیا اور حضرت کی خدمت میں اس رشتہ کی وجہ سے خاص انتظام کرنے کا باعث پیش کیا۔ مگر حضور نے پسند نہ فرمایا کہ اس وقت یہ نہایت نامناسب ہے وہ سب کی طرح مہمان ہیں جو سب کو ملے گا وہی ان کو دیا جائے گا۔

غرض کسی ایسے مرحلے اور موقعہ پر حضور ایسا امتیاز جائز نہ رکھتے۔ ہاں جب بھی خاص طور پر کوئی شخص آتا یعنی سالانہ جلسہ یا اور کسی ایسی تقریب کے سوا آتا تو ان کی ضرورتوں کا خاص طور پر بھی لحاظ رکھتے۔ لیکن دسترخوان پر سب کو ایک ہی قسم کا کھانا ملتا۔ اگر فرق ہوتا تو صرف ایسا کہ مثلاً ایک شخص صرف چاول کھاتا ہے اور روٹی کھانے کا عادی نہیں۔ تو اس کے لئے چاول ہی آتے۔ اس امر کا حضرت مسیح موعودؑ خاص طور پر التزام فرماتے اور لحاظ رکھتے۔

ایسے امتیازات جو دوسروں کی حقارت یا دلشکنی کا موجب ہوں یا اصول مساوات کے خلاف ہوں، حضرت مسیح موعودؑ عام سلوک میں کبھی جائز نہ سمجھتے تھے اور نہ آپ نے ان کو رائج ہونے دیا۔ (سیرت مسیح موعود صفحہ 411، بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ، 18 جون 2003)

جلسہ ہائے یوم خلافت کا انعقاد

جماعت لمبرگ: میں مورخہ 23 مئی 2003 کو یوم خلافت منایا گیا۔ تلاوت کے بعد مکرم عبدالکبیر صاحب نے "قدرت اولیٰ اور قدرت ثانیہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم طارق ظہیر بیگ صاحب نے "خلافت کا آسمانی نظام" پر تقریر کی۔ "جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کا قیام" اس موضوع پر جناب اکبر بیگ صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا، کل 84 افراد نے اس میں شمولیت اختیار کی۔

لوکل امارت فرینکفرٹ: مورخہ 18 مئی بروز اتوار لوکل امارت فرینکفرٹ کے تحت "جلسہ یوم خلافت" زیر صدارت مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم بمعہ اردو و جرمن ترجمہ کے بعد مکرم الیاس منیر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور اس کی اہمیت حضرت مصلح موعودؓ کے اقتباس کی روشنی میں پیش کی۔ جلسہ کی پہلی تقریر لجنہ کی طرف سے عزیزہ وسیم صاحبہ نے "خلافت کی برکات" کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے بعنوان "حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا سنہری دور" جرمن زبان میں کی۔ اس کا رواں اردو ترجمہ مکرم منصور احمد صاحب نے پیش کیا۔ مولانا محمد الیاس منیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں خلافت کے قیام کی اہمیت قرآن کریم کی مختلف آیات کے حوالہ سے بیان کی۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ جلسہ میں کل حاضری 610 رہی۔ (رپورٹ لوکل امیر فرینکفرٹ)

الجزائر میں زلزلہ اور جماعت احمدیہ جرمنی کی خدمات

مورخہ 21 مئی 2003 کو الجزائر میں شدید زلزلہ آیا جس میں 2252 افراد ہلاک اور تقریباً 4000 کے قریب افراد زخمی ہوئے۔ محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی کی ہدایت پر مکرم سمیر بخوطہ صاحب زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے فوری طور پر الجزائر روانہ ہوگئے۔ وہاں مقامی جماعت کی مدد سے جائزہ لینے کے بعد یہ امر سامنے آیا کہ زخمیوں کیلئے دوائیوں کی شدید کمی ہے۔ وزارت صحت الجزائر کے تعاون کے ساتھ دوائیوں کا انتظام کیا گیا۔

جماعت کی طرف سے 12 لاکھ الجزائر دینار (12000 یورو) کی دوائیاں تقریباً 6300 افراد کو مہیا کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم سمیر بخوطہ صاحب اور مقامی صدر جماعت و مقامی احباب تقریباً بیس دن زلزلہ سے متاثرہ علاقہ میں مقیم رہے تاکہ مسلسل امداد کا کام جاری رکھیں۔ الجزائر کی وزارت صحت کے افراد کی طرف سے بہت شکریہ ادا کیا گیا اور انہوں نے مستقبل میں ہر طرح کے تعاون کی پیشکش کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(رپورٹ حافظ فرید احمد خالد)

جرمنی کا مشہور و معروف صوبہ بائرن BAYERN

(شہزادہ قمر الدین مبشر)

بائرن جس کو انگریزی میں BAVARIA کہتے ہیں جرمنی کا ایک مشہور معروف صوبہ ہے جو کہ 23 نومبر 1870ء کو مخصوص حقوق کے ساتھ جرمن سلطنت میں شامل ہوا تھا۔ جرمن سلطنت میں کچھ حصہ روس کا، کچھ فرانس اور کچھ بیلجیم کا شامل تھا مگر اس سے پہلے بائرن کی ایک آزاد حکومت تھی جس کا دور 1000 سال سے زیادہ پرانا تھا۔ بائرن کی حکومت کا شمار یورپ کی قدیم ترین مملکتوں میں سے ہوتا تھا۔ بائرن کی سرکاری زبان جرمن ہے مگر بائرن کے باسیوں کی ایک اپنی زبان ہے جس کو بائرش کہتے ہیں اور یہی زبان عام بولی جاتی ہے۔ ان کی تہذیب یورپ کے مکینوں سے الگ تھلگ ہے۔

بائرن کا ابتدائی دور 500 سال بعد از مسیح بتایا جاتا ہے۔ ایک وسیع قیاس کے مطابق بائرن کی نسل مختلف نو آبادیورپی قبیلوں اور پیچھے رہ جانے والے رومیوں اور نقل مکانی کرنے والے گرمانن Germanen کا مجموعہ ہے۔

چھٹی صدی بائرش نسل میں ایک نوابی ریاست کے طور پر نمودار ہوئی۔ ساتویں صدی میں بائرن میں گرجا کو باقاعدہ طور پر منظم کیا گیا اور وسیع اختیارات دیئے گئے۔ 1158ء میں Herzog Heinrich Der Lowe نے Isar دریا کے کنارے ایک نئی آبادی کی بنیاد رکھی جو آج میونخ کے نام سے مشہور ہے۔

13ویں صدی میں Regensburg شہر، بائرن کا دارالخلافہ بنا۔ یہ بائرن کا ایک مشہور شہر ہے۔ بیسویں صدی تک بائرن کا دارومدار زراعت پر تھا۔ Ludwig I (1302-1347) کی حکومت کے دوران میونخ شہر ایک مضبوط ثقافتی مرکز بن گیا جس نے زراعت کے ساتھ ساتھ صنعت کو بہت اہمیت دی۔ اس کے بعد Ludwig II (1864-1886) نے فرانس کے خلاف جنگ کا آغاز کیا اور اس جنگ کے بعد بائرن کو نئی بنیادوں پر استوار کیا۔ Ludwig II جو آج بھی ساری دنیا میں کہانیوں کے بادشاہ کے نام سے مشہور ہے، نے ہمیشہ کے لئے سیاست کو خیر باد کہا اور حکومت وغیرہ چھوڑ کر اپنے محل کی تیاری اور موسیقی کی دنیا میں گم ہو گیا اور بالآخر Starnberger See دریا کے پہلو میں 1886ء میں اس دنیائے فانی سے کوچ کر گیا۔ اس کا چچا Luitpold اور اس کا بیٹا Ludwig III اُس کے لواحقین میں سے Bayern کے آخری شہزادے تھے۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد 1918ء کو بائرن کو آزاد بائرن قرار دے دیا گیا۔ بائرن کے لوگ انتہائی قوم پرست ہیں۔ ان کی پرانی تہذیب تمدن ثقافت کی وجہ سے ان کے مردوں کا لباس چمڑے کی آدھی پتلون، جو گھٹنوں تک ہوتی ہے اور چمڑے کی مخصوص جیکٹ اور چمڑے کے ہیٹ ہیں۔ اس چمڑے کی بڑی بڑی ٹوپیوں، ہیٹ پر جانوروں کے پر لگے ہوتے ہیں۔ بائرن کی ثقافت کے بارے میں یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ بائرن کے سیاسی رہنماؤں کا باقی جرمنی کے سیاسی لیڈروں سے نظریاتی جنگ عام معمول ہے۔

جب 1933ء میں Adolf Hitler نے اقتدار پر قبضہ کیا تو بائرن کی اپنی حیثیت ختم ہوگئی اور اس طرح بائرن کے شہر Dachau میں جو کہ میونخ کے قریب واقع ہے، Concentration Camp بنایا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کیمپ میں ہٹلر کے مخالفین کو جلا دیا گیا۔ اس کیمپ میں لاکھوں یہودیوں کو [illegible] شہروں قصبوں میں آباد تھے۔ انتہائی بے دردی سے قتل کیا گیا۔ بعضوں کو زہریلی گیس کے ذریعے، بعضوں کو گولی مار کر اور جلا کر مارا گیا۔ [illegible] ہٹلر کی پولیس Gistapo پناہ دینے والوں کے سارے خاندان کو ختم کر دیتی۔ آج اس دور کو جرمنی کا "تاریک زمانہ" کہا جاتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں بائرن کے شہر Wurzburg اور Nürenberg, München پر برطانوی طیاروں نے سب سے زیادہ بمباری کی اور یہ تینوں شہر جرمنی کے دوسرے شہروں کی نسبت بڑی طرح متاثر ہوئے۔ 1945ء میں [illegible] جنگ بندی ہوئی اور بائرن اس طرح امریکی فوج کی آماجگاہ بن گیا۔ [illegible]

جرمنی کی کل آبادی 82,78 ملین ہے۔ اس میں 91 فیصد جرمن اور 9 فیصد غیر ملکی آباد ہیں۔ بائرن رقبے کے لحاظ سے جرمنی کا سب سے بڑا صوبہ ہے جبکہ آبادی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ بائرن کی کل آبادی 12,15 ملین ہے۔ [illegible] بائرن صوبہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کی طرح نہایت خوبصورت [illegible] سیاسی لحاظ سے بائرن صوبہ میں بہت سی سیاسی جماعتیں موجود ہیں لیکن CSU اور SPD جماعتیں اپنی سیاسی سرگرمیوں کے لحاظ سے عوام میں زیادہ مقبول ہیں بلکہ بعض بڑے بڑے شہروں کے میئر SPD جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ کاروباری لحاظ سے بائرن صوبہ جرمنی میں مرکزی مقام رکھتا ہے اور مختلف شہروں میں مختلف وسیع ہالوں میں بڑی بڑی مارکیٹیں اور نمائشیں لگتی ہیں۔ مثلاً میونخ اور نیورن برگ کاروباری نقطہ نگاہ سے اہم شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔ پوری دنیا کی سب سے بڑی کھیلوں کی نمائش میونخ میں ہر سال بڑے اہتمام کے ساتھ لگائی جاتی ہے۔ بائرن کھیلوں کے میدان میں بھی اہم حیثیت رکھتا ہے۔ میونخ میں ہر سال اکتوبر میں بہت بڑا میلہ October Fest کے نام سے لگتا ہے جس میں سارے یورپ بلکہ پوری دنیا سے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ بائرن کی فٹ بال کی ٹیم پوری دنیا میں مشہور و معروف ہے جس کا نام F.C. Bayern ہے اور اکثر جرمن چیمپئن شپ حاصل کرتی ہے۔

تعلیمی لحاظ سے میونخ یونیورسٹی اور اولانگن یونیورسٹی کا شمار بھی جرمنی کی نہایت اہم یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ میونخ کی یونیورسٹی میں پاکستان کے قومی شاعر ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے بھی آکر تعلیم حاصل کی تھی۔ اس وقت بائرن میں کل 12 یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ جرمنی میں سب سے پہلے ٹرین کا آغاز بھی بائرن کے شہر Nürenberg اور ملحقہ شہر Fürth کے درمیان تقریباً سو سال قبل ہوا تھا۔ صنعت کے لحاظ سے بھی صوبہ بائرن جرمنی میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ دنیا کی مشہور و معروف کار BMW کا کارخانہ بھی یہیں میونخ میں ہے۔ اس کارخانے سے روزانہ 2000 کاریں تیار ہو کر نکلتی ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی اور مشہور و معروف فرم Siemens کا ہیڈ کوارٹر بھی میونخ میں ہے۔

ہٹلر نے یہودیوں کو سزائیں دینے کیلئے اور ان پر مقدمے چلانے کیلئے اپنا فوجی ہیڈ کوارٹر بائرن کے شہر نیورن برگ میں بنایا تھا۔ میونخ کے قریب دخاؤ کے مقام پر بھی ہٹلر نے یہودیوں کو سزائیں دینے کیلئے مقید رکھا تھا۔ اس جگہ کو دیکھنے کیلئے لوگ بڑی کثرت سے آتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ایک دفعہ اس جگہ کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب پہلی بار یورپ کے دورہ پر تشریف لائے تھے تو آپ آسٹریا کے راستے بذریعہ کار میونخ سے نیورن برگ تشریف لائے۔ تاریخ احمدیت میں حضرت مصلح موعودؓ کی نیورن برگ میں تشریف آوری کے بارے میں یوں ذکر آتا ہے کہ "15 جون 1955ء کو حضرت مصلح موعودؓ نیورن برگ تشریف لائے۔ اا دن حضرت مصلح موعود نے نیورن برگ میں قیام فرمایا۔ حضور نے نومسلموں کے ساتھ جرمنی میں تبلیغ اسلام کے متعلق تبادلہ خیال فرمایا۔ (تاریخ احمدیت، جلد 17، صفحہ 559)۔ اس وقت کے شائع ہونے والے الفضل کی ایک رپورٹ کے مطابق 16 جون 1955ء نیورن برگ سے 15 میل دور ارلانگن یونیورسٹی کے مشہور اعصابی مرکز کے ڈاکٹر نے حضورؓ کا معاینہ کیا۔ ایک بجے کے لگ بھگ حضور واپس نیورن برگ پہنچ گئے۔ [illegible] مقامی نومسلم جرمنوں سے حضور کی ملاقات ہوئی۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی ملاقات میں شریک تھے۔ ملاقات میں تبلیغی امور زیر بحث آئے۔ [illegible] (بحوالہ الفضل 29 اگست 1955ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھی متعدد بار بائرن [illegible] 1985ء [illegible] جرمنی میں باضابطہ [illegible] 1922ء [illegible] 1907ء [illegible]

(بدر 9 مئی 1907ء)

جلسہ سالانہ کے شرکاء کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی دعائیں

ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 342)

اسلامی معاشرے کی ایک اہم خصوصیت

ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں شریک ہونا

(ڈاکٹر محمد جلال شمس، مربی سلسلہ کولون جرمنی)

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف آیات کریمہ میں اور آنحضور ﷺ نے مسلمانوں کی بعض خصوصیات کا ذکر فرمایا ہے۔ آنحضور ﷺ کے فرمودات مختلف کتب حدیث میں ملتے ہیں۔ ان آیات کریمہ اور احادیثِ رسول اللہ ﷺ کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں معاشرہ کے تمام افراد ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتے ہیں۔ اپنے بھائی کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھنا اور اپنے بھائی کی تکلیف اور دکھ درد کو محسوس کرتے ہوئے اپنا دکھ درد جاننا اور اس طرح اپنے بھائی کے دکھ اور غم کو کم کرنے کی کوشش کرنا، اسلامی معاشرے کا ایک بہت ہی خوشکن پہلو ہے۔ خدا تعالیٰ نے متعدد آیات کریمہ میں مسلمانوں کی اس خصوصیت کا ذکر فرمایا ہے۔ چند آیات درج ذیل ہیں۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا ج وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا ط کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ☆ اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔ (اٰلِ عمران:104)

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ☆ یقیناً اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر قتال کرتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ (الصّف:5)

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ☆ نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو (المائدہ:۳)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ☆ مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (الحجرات:۱۱)

اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ تُو اور تیری زوجہ جنت میں سکونت اختیار کرو (البقرہ:36)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ○ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (التوبۃ:119)

ان آیاتِ کریمہ میں اسلامی معاشرے کی مندرجہ ذیل خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔

مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد پایا جاتا ہے۔ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے الفت اور محبت کے جذبات موجزن ہوتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کے دکھ درد اور خوشی اور غمی میں شرکت کرتے ہیں۔ وہ آپس میں بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ بھائیوں کی طرح ہی ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔

مومنوں کی مثال ایک دیوار کی سی ہے جو مضبوطی سے تعمیر کی گئی ہو۔ اس دیوار کے ٹکڑے ایک دوسرے کی مدد سے مضبوط ہوتے ہیں۔ گویا مومنوں کے معاشرے میں کوئی رخنہ نہیں ہوتا بلکہ اتفاق اور اتحاد اور یگانگت پائی جاتی ہے۔ مومن ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کرتے اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک دوسرے کے غم میں شریک ہونا بھی نیکی کا ایسا کام ہے جس میں مومن ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔ گویا مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ اگر کبھی دو بھائیوں میں شکررنجی ہو جائے تو دوسرے مسلمان بھائی، ناراض بھائیوں میں صلح کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسلامی معاشرے کی مثال جنت کی سی ہے۔ جہاں کوئی لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد نہیں ہوتا بلکہ آپس میں اتفاق اور اتحاد اور یک رنگی پائی جاتی ہے۔ جہاں معاشرہ کے افراد ایک دوسرے کے غم میں شریک ہوتے ہیں اور خوشی میں بھی شرکت کرتے ہیں۔ اسلامی معاشرے میں ہر فرد، اپنے بھائی کے غم کو اپنا غم سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کی خوشی کو بھی اپنی خوشی قرار دیکر اس میں شریک ہوتا ہے۔

آنحضور ﷺ نے بھی مسلمانوں کی مندرجہ بالا خصوصیات کا ذکر فرمایا ہے۔ بعض احادیث ملاحظہ ہوں۔

لَاتَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا صحیح مسلم۔ ترجمہ: جب تک تم حقیقی مومن نہ بنو اس وقت تک تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے اور جب تک تم ایک دوسرے سے (دلی) محبت نہ کرو، اس وقت تک تم حقیقی مومن نہیں بن سکتے۔

"تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِھِمْ وَتَوَادِّھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوٌ تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی"، (صحیح بخاری)

(اے دیکھنے والے!) تو دیکھے گا کہ مومن، ایک دوسرے پر رحم کرنے، ایک دوسرے سے محبت کرنے، ایک دوسرے کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کے معاملہ میں ایک جسم کی مانند ہیں۔ جب ایک عضو کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ اور اس تکلیف کے باعث سارا جسم سو نہیں سکتا، بلکہ سارے جسم کو تکلیف اور درد کی وجہ سے بخار چڑھ جاتا ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضاً ثُمَّ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ (صحیح بخاری)

ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے ساتھ ایسا مضبوط تعلق رکھتا ہے گویا کہ مومنوں کا معاشرہ ایک عمارت کی طرح ہے جس کے حصے ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔ (آنحضور ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر ڈال کر مثال دی کہ مومنوں کی جماعت اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرتے ہیں۔)

مَنْ وَسَّعَ عَلٰی مَکْرُوْبٍ کُرْبَۃً فِی الدُّنْیَا وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ کُرْبَۃً فِی الْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ عَوْرَۃَ مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْمَرْءِ مَاکَانَ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ"، (مسند احمد بن حنبل، جلد نمبر 2، صفحہ 274) جو شخص اس دنیا میں کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دور کر کے اس کے لئے آسانی پیدا کرے گا، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) آخرت میں اس کی مصیبت اور مشکل کو دور کر کے اس کے لئے آسانی کے سامان پیدا کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی کسی کمزوری کی اس دنیا میں پردہ پوشی کرے گا، خدا تعالیٰ اُس کے گناہوں کو معاف کر کے اس کی کمزوریوں کی پردہ پوشی (قیامت کے دن) آخرت میں فرمائے گا۔ جو شخص کسی بھائی کی مدد کرتا رہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے یعنی اسکی ضرورتوں کو پورا کرتا رہتا ہے۔

"مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً"، (صحیح مسلم کتاب البر)۔ جو شخص بھی کسی مسلمان کی کسی تکلیف یا مصیبت کو دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی اپنی مصیبت اور مشکل کو دور کر دیتا ہے۔

عُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ"، (صحیح بخاری، کتاب الجہاد)۔ مریض کی عیادت کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ، غلام کو آزاد کرو۔ ان تمام احادیث سے ایک اسلامی معاشرہ کے خدوخال واضح ہوتے ہیں۔ جہاں تمام افرادِ معاشرہ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ خوشی میں بھی اور غمی میں بھی ایک دوسرے کا ساتھ دیا جاتا ہے۔ جہاں ایک دوسرے کے ساتھ گہرے تعلقاتِ اخوت و محبت استوار کئے جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا:

"لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ"، (صحیح بخاری)۔ ایک مؤمن کیلئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد قطع تعلق کئے رکھے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد مواقع پر اسلامی معاشرہ کی ان حسین اداؤں کا ذکر فرمایا ہے اور اپنے ماننے والوں کو نصائح فرمائی ہیں کہ وہ ان حسین اطوار کو اپنائیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: "میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہیے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔ (ملفوظات جلد 9، صفحہ 74)۔ اسی طرح آپ نے فرمایا: "اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ (کشتی نوح، صفحہ 13، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 13)

آپ نے بڑے درد کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے بیان فرمایا: "خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی اور سچی محبت عطا کر دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی"، (شہادۃ القرآن، صفحہ 102، روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 398)۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن کریم، آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دوستو ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن

دوستو ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن
مشرق و مغرب میں ہیں یہ دیں کے پھیلانے کے دن
اس چمن پر جبکہ تھا دورِ خزاں وہ دن گئے
اب تو ہیں اسلام پر یارو بہار آنے کے دن
ظلمت و تاریکی و ضد و تعصب مٹ چکے
آگئے ہیں اب خدا کے چہرہ دکھلانے کے دن
جاہ و حشمت کا زمانہ آنے کو ہے عنقریب
رہ گئے تھوڑے سے ہیں اب گالیاں کھانے کے دن
ہے بہت افسوس اب بھی گر نہ ایماں لائیں
لوگ جبکہ ہر ملک و وطن پر ہیں عذاب آنے کے دن
پیشگوئی ہوگئی پوری مسیح وقت کی
پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن
ان دنوں کیا ایسی ہی بارش ہوا کرتی تھی یاں
سچ کہو کیا تھے یہ سردی سے ٹھٹھر جانے کے دن
دوستو اب بھی کرو توبہ اگر کچھ عقل ہے
ورنہ خود سمجھائے گا وہ یار سمجھانے کے دن
درد و دکھ سے آگئی تھی تنگ اے محمود قوم
اب مگر جاتے رہے ہیں رنج و غم کھانے کے دن

(از کلام محمود)

Vol. 8 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyy German Issue 8
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688655

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی
جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو نصیحت

اب میں کچھ مہمانوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں جو دُور دُور سے یہاں آئے ہیں۔ پہلی تو یہ ہے کہ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور جہاں تک ہو سکے ذکر اللہ کیا کریں۔ باتیں کرنا بھی ایک مجبوری ہے لیکن باتوں سے خیال پھر ذکر اللہ کی طرف جائے اور مسجد میں بیٹھ کر تو ذکر الٰہی بہت ضروری ہے۔ نمازوں کا التزام۔ نمازوں کے علاوہ وقت میں خاموشی سے تسبیحات میں مصروف رہیں۔ اب جو پہریدار ہوں اس وقت تو نماز میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن بہتر یہی ہے کہ ان کیلئے باجماعت نماز کا انتظام کیا جائے اور انہی میں، جو اس وقت نماز نہیں پڑھ سکتے کوئی ان کا امیر بن جائے اور ان کا امام بن کر ان کی امامت کروائے۔

تقاریر بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں صرف میری نہیں بلکہ سلسلہ کے دوسرے علماء بھی انشاء اللہ آپ کے سامنے تقریریں کریں گے تو آپ پوری توجہ سے اس طرح جس طرح میری تقریر سنتے ہیں اُنکی تقریریں بھی سنیں اور انکی محنت کو ضائع نہ جانے دیں۔ سلام کو رواج دیں۔ "اَفْشُو السَّلَام،، رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے، آتے جاتے، چلتے پھرتے سلام کیا کریں۔ ہمارے حافظ محمد رمضان صاحب ہوتے تھے قادیان میں، ان کو بہت شوق تھا پہلے سلام کرنے کا۔ دُور سے بعض دفعہ کسی بکری، کسی بھینس کی چاپ کی آواز آئے تو فوراً السلام علیکم کہہ دیا کرتے تھے۔ تو بعد میں کسی نے ان سے پوچھا کہ حافظ صاحب یہ کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے پتہ نہیں، مجھے اتنا پتہ ہے کہ جو پہلے سلام کرتا ہے اس کو فائدہ ہوتا ہے۔ تو مجھے پتہ نہیں لگتا، دیکھ نہیں سکتا کہ جانور ہے یا آدمی ہے چاپ سنتا ہوں تو میں سلام کر دیتا ہوں۔

بڑوں سے ادب سے پیش آئیں اور چھوٹوں کا خیال رکھیں۔ عورتیں پردہ کا خیال رکھیں۔ کھانا ضائع نہ کریں بلکہ کسی بھی قابل استعمال چیز کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اپنے برتن میں اتنا ہی ڈالیں جتنا آپ کھا سکتے ہیں اور برتن خالی کر دیا کریں۔ جو برتنوں میں سے کھانا اٹھا کے پھینکا جاتا ہے یہ ایک بہت ہی بیہودہ رواج ہے۔ آپ نے جہازوں میں سفر کر کے دیکھا ہوگا کتنا کھانا وہاں ضائع جاتا ہے اور وہ سارا ڈسٹ بنز (Dust Bins) میں پھینک دیتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ سمندری جہازوں میں بھی یہی دستور ہے۔ ہوائی جہازوں میں بھی یہی دستور ہے۔ اگر یورپ کا کھانا اور امریکہ کا کھانا جو پھینکا جاتا ہے غریب ملکوں میں تقسیم ہو سکتا ہو تو پورے افریقہ کے لئے ایک سال کی غذا کا موجب بن سکتا ہے۔ تو دیکھو Waste نہ کرنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا کتنا بنیادی فائدہ ہے۔

لڑائی جھگڑوں سے پرہیز رکھیں۔ فضول بحثوں میں نہ الجھا کریں۔ کارکنان سے تعاون کیا کریں۔ جہاں تک حفاظت کا تعلق ہے اصل حفاظت تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے مگر میرا تجربہ ہے کہ جب بھی کوئی جلسہ کا وقت قریب آنے والا ہو لوگوں کو بڑی خوابیں آتی ہیں اور مجھے لکھ لکھ کر بھیجتے ہیں کہ احتیاط کریں۔ اب میری احتیاط اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے جو احتیاط کرنے والا ہے۔ مجھے قطعاً کوئی پرواہ نہیں کہ خدا کی راہ میں مجھے کیا درپیش ہو لیکن حفاظت کے لئے ایک اصول میں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ ہر جلسے پر بیان کیا کرتا ہوں کہ ہر آدمی اپنے گردوپیش پر گہری نظر رکھے اور اگر کسی کو اجنبی دیکھے اور یہ محسوس کرے کہ اس اجنبی میں کچھ غیریت پائی جاتی ہے، اس کی آنکھوں سے لگتا ہے کہ خطرہ کا موجب ہوگا اس پر نظر رکھیں اور خیال کریں کہ کسی قسم کی شرارت نہ ہونے دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کی اغراض میں یہ بھی فرمایا ہے کہ باہمی مودّت پیدا ہو۔ دور دور سے لوگ آتے ہیں اور آپ کے ملک میں اس وقت سب دنیا سے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے محبت اور پیار سے ملیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حکم کی اطاعت کریں۔

سفر کے متعلق بارہا میں کہہ چکا ہوں کہ احتیاط برتیں۔ اگر نیند غالب ہو تو سفر نہ کیا کریں۔ نوکری جانے کا بھی خطرہ ہو تو نوکری جانے دیں۔ جان نہ جانے دیں اور ہمیں پھر اس کا دکھ پہنچتا ہے۔ مرنے والا تو گزر جاتا ہے لیکن پچھلوں کو اس کا دکھ پہنچتا ہے۔ اس لئے بہت سی چٹیں ایسی کاروں کے سامنے لگائی جاتی ہیں کہ جس میں احتیاط سے سفر کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ جو اللہ کی طرف سے تقدیر ہو اس کا تو کوئی علاج نہیں۔ کاریں پھسل بھی جاتی ہیں۔ دوسرے ڈرائیوروں کی غلطی سے بھی ٹکر لگ جاتی ہے۔ تو جہاں تک تقدیر الٰہی کا تعلق ہے اس سے تو ہرگز لڑا نہیں جا سکتا لیکن جہاں تک احتیاط کا تعلق ہے، ہر احتیاط اختیار کرنا انسان کا فرض ہے۔ پھر اپنے معاملے کو تقدیر الٰہی پر چھوڑ دے۔ (خطبہ جمعہ 24 اگست 2001ء من ہائیم جرمنی، مطبوعہ "الفضل انٹرنیشنل،، 28 ستمبر تا 4 اکتوبر 2001ء، صفحہ 9)

بقیہ اسلام کے بارے میں سوال وجواب کی دلچسپ محفل

خودکشی، جنت دوزخ وغیرہ۔ مقررہ وقت ختم ہو چکا تھا مگر بچوں کی دلچسپی جاری تھی۔ بسوں کی روانگی کے پیش نظر پروگرام ختم کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں اسلام سے محبت پیدا فرمائے اور غلط فہمیاں دور ہوں۔

(رپورٹ طارق سہیل، صدر جماعت Alzey)

اعلان

مکرم مرزا برکت اللہ ظفر صاحب ولد محترم محمد عبداللہ صاحب درویش وصیت نمبر 15189 کا جرمنی میں پتہ درکار ہے۔ (محمد رشید جوئیہ، سیکرٹری وصایا، جرمنی)

وہ اب بھی محفوظ ہے ہماری بصارتوں میں

(ڈاکٹر عارف ثاقب)

جو صبحِ نو کی بشارتوں کا پیامبر تھا
کتابِ دل پہ لکھا ہوا حرفِ معتبر تھا
وہ عبادتوں کے دیئے جلا کے چلا گیا ہے
وہ ریاضتوں کے گہر لٹا کے چلا گیا ہے
وہی تو تھا جو حصار تھا میری آرزو کا
وہی جس نے ہم کو قرینہ بخشا تھا گفتگو کا
وہ جس کے اندر نہاں سمندر تھا جستجو کا
وہ راز داں تھا وجودِ عالمِ رنگ و بُو کا
اُسی نے مٹی کو اب تقدس دیا وضو کا
میرے عزیزو، اے میرے غم میں شریک لوگو
سنا ہے وہ چاند تیرہ تار آسماں پر نہیں رہا اب
یقین رکھو وہ چاند چہرہ جہاں سے رخصت نہیں ہوا ہے
کہ وہ تو زندہ ہے اب بھی تیری ساعتوں میں
کہ وہ تو زندہ ہے اب بھی اپنی حکائتوں میں
وہ سانس لیتا ہے روز و شب کی روائتوں میں
وہ اب بھی محفوظ ہے ہماری بصارتوں میں
وہ جلوہ گر ہے ابھی عدُو کی شکائتوں میں
یہ جسم تو خواہشاتِ دنیا کی قید میں ہے
وہ جسم کب تھا کہ اُس کے جانے کا غم کریں ہم
تو یوں کریں ہم
طویل سجدوں میں اپنی آنکھوں کو نم کریں ہم
وہ اِک مقدس خیال تھا اُس کو سوچنا ہے
جو خواب اُس کا تھا ہم کو وہ خواب دیکھنا ہے
اُسی کی باتوں سے دیں کی گرہوں کو کھولنا ہے
میزانِ عدل و وفا پہ دنیا کو تولنا ہے
وہ اِک ستارہ تھا آسماں پہ چمک رہا ہے
وہ ایک شعلہ تھا اب بھی جہاں میں دہک رہا ہے
شرابِ نشۂ دید سے دل مہک رہا ہے
وہ ایک نغمہ تھا اب بھی کانوں میں گونجتا ہے
وہ زندہ آنکھوں سے اب بھی ہم سب کو دیکھتا ہے
وہ ذہنِ بیدار کی طرح اب بھی سوچتا ہے
وہ اب بھی شانِ ادا سے ہر گھر میں بولتا ہے
میرے عزیزو، اے میرے غم میں شریک لوگو
یقین رکھو وہ چاند چہرہ جہاں سے رخصت نہیں ہوا ہے
وہ جسم کب تھا کہ اُس کے جانے کا غم کریں ہم
وطن سے دوری کے اُس نے صدمات بھی اُٹھائے
دیارِ مشرق کے باسیوں کو نہ بھول پائے
دلوں کے جذبات اپنے اشعار سے سنائے
دیارِ مغرب کو دین کے راز بھی بتائے
خدا نے ہر اک قدم پر پھر معجزے دکھائے
جو میں نے دیکھے، جو تو نے دیکھے
جو میرے تیرے عدُو نے دیکھے
تو معجزوں کو فنا نہیں ہے
میرے عزیزو، اے میرے غم میں شریک لوگو
یقین رکھو وہ چاند چہرہ جہاں سے رخصت نہیں ہوا ہے
وہ اب بھی زندہ ہے روز و شب کی عبادتوں

ایک مخالف کی رسوائی کا عبرت انگیز واقعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "اِنّی مُھِینٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ" ہمیشہ مخالفین احمدیت کے خلاف ننگی تلوار رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ یہ الہام بلغاریہ کی سرزمین پر بھی بڑی شان سے پورا ہوا۔ بلغاریہ کے جنوب میں واقع ایک اہم تجارتی شہر سندانسکی میں جماعت احمدیہ کی ایک بڑی تعداد مقیم ہے۔ تبلیغی لحاظ سے یہ جماعت بہت فعال ہے۔ بلغاریہ میں مسلمانوں کے مفتی کا نمائندہ اور مقامی امام لینن ایک لمبے عرصہ سے جماعت کی مخالفت میں پیش پیش رہا۔ پولیس میں جماعت کے خلاف درخواستیں دیتا رہا۔ افراد جماعت کو تنگ کرنا، دھمکیاں دینا اور سرعام جماعت کے خلاف بدزبانی کرنا اس کا پیشہ بن چکا تھا بعض دفعہ جہاں جماعتی تربیتی کلاسیں ہورہی ہوتی تھیں یہ وہاں جاکر احباب جماعت کو پریشان کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی پکڑ شروع کی تو اس کے گھر والے اس کے مخالف ہوگئے۔ بیوی بچوں سے جھگڑا ہوا تو انہوں نے اس کو گھر سے نکال دیا۔ یہ شخص ایک کنٹینر میں رہنے لگا جہاں سے پولیس نے کئی مرتبہ اس کو باہر نکالا۔ دوسری شادی کی تو بیوی شرابی تھی۔ جس کی وجہ سے پورے شہر میں اس کی بدنامی ہوئی۔ آخر کار یہ پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا ہوکر ہسپتال میں داخل ہوگیا۔ وہاں سے بھی احباب جماعت کو پیغام بھجواتا رہا کہ مجھے ایک بار ہسپتال سے باہر آنے دو پھر دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔ احباب جماعت نے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں دعائیہ خط لکھے اور خود بھی دعائیں کیں۔ ہسپتال میں اس شخص کا کوئی پرسان حال نہ تھا، علاج کیلئے رقم بھی نہ تھی۔ احباب جماعت نے مخفی طور پر اس کی مالی مدد بھی کی۔ یہ شخص انتہائی کسمپرسی کی حالت میں ہسپتال میں فوت ہوگیا۔ کسی نے نماز جنازہ بھی نہ پڑھا اور اسی طرح تدفین کردی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کئے گئے وعدہ کو بڑی شان سے پورا فرمایا۔ (طاہر احمد، مبلغ سلسلہ بلغاریہ)